SIMORGH
WOMEN'S RESOURCE AND PUBLICATION CENTRE

NL

NEWSLETTER

October, 2025

(اکتوبر 2025) شاہ کوٹ، ننکانہ صاحب

پیشکش: سیمرغ ویمن ریسورس اینڈ پبلیکیشن سنٹر لاہور

یہ ہماری کمیونٹی کا شمارہ سیمرغ پراجیکٹ "کناروں سے مرکز تک" کے تحت بنایا گیا ہے، اس شمارے کا مقصد نہ صرف کمیونٹی کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے بلکہ نوجوان نسل کو کمیونٹی کے مسائل سے آشنا کرنا ہے تاکہ وہ ان مسائل کے حل کرنے میں بااختیار ہوں جیسے کہ غربت، بے روزگاری، تعلیم کی کمی، صحت کی ناقص سہولتیں، سماجی مسائل، سڑکوں کی خستہ حالت اور صاف پانی کی کمی۔ اس نیوز لیٹر میں ہم سٹریٹ کرائمز کے بارے میں بات کریں گے۔

آپ کے علاقے میں کس قسم کے سٹریٹ کرائمز زیادہ عام ہیں؟

ہمارے علاقے ننکانہ صاحب میں سٹریٹ کرائمز اب ایک عام مسئلہ بن چکے ہیں جو لوگوں کی روزمرہ زندگی کو مسلسل متاثر کر رہے ہیں۔ یہاں بڑے شہروں کی طرح زیادہ سیکیورٹی یا کیمرے نہیں ہیں، لوگ دوپہر اور رات کے وقت خود کو زیادہ غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں کیونکہ اس وقت رش کم ہوتا ہے اور سڑکیں سنسان ہوتی ہیں۔ یہاں بائیک چوری اور موبائل اسنیچنگ کے واقعات زیادہ ہیں کیونکہ یہ کم وقت میں زیادہ مالی فائدہ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے جرائم کی تعداد زیادہ نظر آتی ہے۔ شاہکوٹ شہر میں گھروں میں چوری اور ڈکیتی کے واقعات بھی عام ہیں۔ دیہات میں مویشی چوری بھی ایک بڑا مسئلہ ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کا روزگار زیادہ تر انہی جانوروں سے جڑا ہوتا ہے۔ جب مویشی چوری ہوتے ہیں تو اس سے انکا بہت مالی نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلحہ کی نمائش بھی ایک تشویشناک پہلو ہے جو معاشرے میں خوف اور عدم تحفظ کو بڑھاتا ہے، کیونکہ اس سے لوگوں میں ڈر پیدا ہوتا ہے اور مجرموں کا حوصلہ بڑھتا ہے اور آج کل کے نوجوان اسے فیشن بھی سمجھتے ہیں۔ ہراسمنٹ بھی گلی محلوں میں ایک اہم مسئلہ ہے جو اکثر رپورٹ نہیں ہوتا لیکن حقیقت میں موجود ہے۔ خاص طور پر کام پر جانے والی خواتین اور سکول کالج جانے والی بچیاں اور بازاروں میں بھی خواتین اس سے بہت متاثر ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسے واقعات اکثر سامنے نہیں آتے، اس لیے ان کی شدت کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے، لیکن یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے جو خواتین کے سکون کو متاثر کرتا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ننکانہ صاحب اور شاہکوٹ میں وہی جرائم زیادہ ہیں جو آسان ہوں، کم خطرے والے ہوں اور جن سے فوری فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مسائل مسلسل نظر آتے ہیں اور عام آدمی خود کو مکمل طور پر محفوظ محسوس نہیں کرتا، کیونکہ ایسے جرائم روزمرہ زندگی کا حصہ بنتے جا رہے ہیں اور لوگوں کے اعتماد اور سکون پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ مختلف اداروں کی رپورٹس کے مطابق ڈکیتی کے کیسز میں کچھ حد تک کمی آئی ہے، لیکن ابھی بھی یہ جرائم ختم نہیں ہوئے۔

ان کرائمز میں زیادہ تر کس عمر کے لوگ شامل ہیں؟

ننکانہ صاحب میں سٹریٹ کرائمز کے حوالے سے عمومی طور پر یہی دیکھا جاتا ہے کہ زیادہ تر ایسے جرائم میں 15 سے 30 سال کے درمیان کے نوجوان لڑکے شامل ہوتے ہیں۔ یہ عمر کا وہ حصہ ہوتا ہے جس میں انسان جسمانی طور پر مضبوط، ذہنی طور پر تیز اور اکثر جذباتی بھی ہوتا

www.simorgh.org.pk

Editors: (Miss Rida) Rimsha, Sohaib, Komal, Areeba

ہے۔اسی وجہ سے اس عمر میں فیصلوں میں جلد بازی کی وجہ سے نتائج کے بارے میں سوچا نہیں جاتا۔یہی وجہ ہے کہ اس عمر کے نوجوان بعض اوقات آسانی سے ایسے کاموں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جو وقتی فائدہ دیتے ہیں۔بعض کیسز میں ہراسمنٹ جیسے واقعات بھی سامنے آتے ہیں جن میں بھی زیادہ تر اسی عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔کیونکہ اس عمر میں خود پر قابو کم ہوتا ہے اور کئی نوجوانوں کو صحیح تربیت یا آگاہی نہیں مل پاتی، جس کی وجہ سے وہ ایسے غیر ذمہ دارانہ رویے اختیار کرتے ہیں۔(رمشہ)

آپ کے خیال میں کون سے عوامل سٹریٹ کرائمز میں سب سے زیادہ کردار ادا کرتے ہیں؟

سٹریٹ کرائمز ایک سنجیدہ سماجی مسئلہ ہے جس کے پیچھے کئی مختلف عوامل کام کرتے ہیں۔ یہ عوامل صرف ایک وجہ تک محدود نہیں ہوتے بلکہ معاشی، سماجی اور انتظامی کمزوریوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔اگر ہم ان وجوہات کو سمجھیں تو ہم بہتر انداز میں ان کا حل بھی نکال سکتے ہیں۔سب سے پہلے بے روزگاری اور تعلیم کی کمی کو دیکھا جائے تو یہ سٹریٹ کرائمز کی سب سے بڑی وجہ ہے۔جب نوجوانوں کو روزگار کے مواقع نہیں ملتے تو وہ مالی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور اپنی ضروریات پوری نہ ہونے پر مایوس ہو جاتے ہیں۔بعض لوگ اس مایوسی میں غلط راستہ اختیار کرتے ہیں اور چوری، ڈکیتی یا دیگر جرائم کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔خاص طور پر وہ نوجوان جو تعلیم یا ہنر سے محروم ہوں، ان کے لیے روزگار حاصل کرنا مزید مشکل ہو جاتا ہے، جس سے جرائم کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

دوسرا اہم عنصر غربت اور مہنگائی ہے۔جب اشیائے ضروریات کی قیمتیں بڑھتی ہیں اور آمدنی کم ہوتی ہے تو عام آدمی کی زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ایسے حالات میں کچھ لوگ اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے غیر قانونی راستے اختیار کرتے ہیں۔

ناقص سٹریٹ لائٹس بھی سٹریٹ کرائمز میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، خاص طور پر رات کے وقت اندھیری گلیاں اور سڑکیں کیونکہ جب روشنی کم ہو تو مجرموں کے لیے کسی کو نشانہ بنانا آسان ہو جاتا ہے اور پکڑے جانے کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور کارکردگی بھی ایک بڑی وجہ ہے۔اگر پولیس کی گشت کم ہو یا شکایت کی صورت میں فوری کارروائی نہ کی جائے تو مجرموں کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔بعض اوقات لوگ پولیس پر اعتماد نہیں کرتے اور رپورٹ درج نہیں کرواتے، جس سے مجرم مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی سٹریٹ کرائمز کو بڑھاتا ہے۔جو افراد نشے کے عادی ہو جاتے ہیں، وہ اپنی لت پوری کرنے کے لیے چوری یا ڈکیتی جیسے جرائم کرتے ہیں۔

خاندانی مسائل بھی اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسے گھر جہاں لڑائی جھگڑے، عدم توجہ یا تشدد ہو، وہاں کے بچے اکثر منفی رویوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ آبادی میں اضافہ اور شہری منصوبہ بندی کی کمی بھی جرائم کو بڑھاتی ہے۔ جب آبادی زیادہ ہو اور وسائل کم ہوں تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بے ترتیب بستیاں، تنگ گلیاں اور غیر محفوظ علاقے جرائم کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتے ہیں۔ آخر میں، سماجی بے حسی بھی ایک مسئلہ ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے یا کسی مشکوک سرگرمی کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو مجرموں کو فائدہ ہوتا ہے اگر معاشرہ متحد ہو اور لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھیں تو جرائم کو کم کیا جا سکتا ہے۔

آپ اپنے علاقے کی سڑکوں پر دن مقابلہ رات اکیلے چلتے ہوئے کتنا محفوظ محسوس کرتے ہیں یا کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

شاہکوٹ، ضلع ننکانہ صاحب میں محفوظ ہونے کا احساس وقت کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ دن اور رات کے اوقات میں اس احساس میں واضح فرق ہوتا ہے، جو کہ علاقے کے ماحول، روشنی اور سیکیورٹی کے انتظامات پر منحصر ہے۔ دن کے وقت، جب لوگ سڑکوں پر اکیلے چلتے ہیں تو کافی حد تک خود کو محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ بازاروں میں رش ہوتا ہے، دکانیں کھلی ہوتی ہیں اور ہر طرف ایک مصروف ماحول ہوتا ہے۔ اس ہجوم کی وجہ سے جرائم پیشہ افراد کے لیے کسی واردات کو انجام دینا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ وہ آسانی سے پہچانے جا سکتے ہیں۔ دن کے وقت لوگوں کو عام طور پر کسی بڑی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، لیکن پھر بھی کچھ احتیاط ضروری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، قیمتی اشیاء کو ظاہر نہ کرنا، موبائل فون کا محتاط استعمال، اور اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنا۔ یہ احتیاطی تدابیر کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچنے میں مدد دیتی ہیں۔

دوسری طرف، رات کے وقت صورتحال کافی مختلف ہو جاتی ہے۔ جیسے ہی اندھیرا ہوتا ہے، سڑکوں پر لوگوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور ماحول نسبتاً سنسان ہو جاتا ہے۔ ایسے میں اکیلے چلتے ہوئے ایک خوف اور غیر یقینی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں سٹریٹ لائٹس کم ہوں۔ رات کے وقت سب سے بڑا مسئلہ ناقص روشنی ہے۔ بہت سی گلیاں ایسی ہوتی ہیں جہاں روشنی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے نہ صرف راستہ واضح نہیں ہوتا بلکہ کسی بھی خطرے کو بروقت دیکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر خوف بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح پولیس گشت کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اگر سڑکوں پر پولیس کی موجودگی زیادہ ہو تو لوگوں کو تحفظ کا احساس ہوتا ہے، لیکن جب ایسا نہ ہو تو غیر محفوظ ہونے کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ رات کے وقت غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے گریز کرتے ہیں۔ جب سڑک پر لوگ کم ہوں اور کوئی مسئلہ پیش آ جائے تو مدد حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم، یہ بھی ضروری ہے کہ ہم مثبت پہلو کو نظر انداز نہ کریں۔ کچھ علاقوں میں مناسب روشنی اور بہتر سیکیورٹی کی وجہ سے حالات کافی بہتر ہوتے ہیں۔ اگر ان سہولیات کو پورے علاقے میں یکساں کر دیا جائے تو مجموعی طور پر محفوظ ہونے کا احساس بھی بڑھ سکتا ہے۔ محفوظ ماحول کے لیے ضروری ہے کہ سڑکوں پر روشنی کا بہتر انتظام کیا جائے، پولیس گشت میں اضافہ کیا جائے، اور عوام میں شعور بیدار کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی اپنی حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

آخر میں، ہمارا علاقہ مکمل طور پر غیر محفوظ نہیں ہے، لیکن رات کے وقت کچھ خدشات ضرور ہوتے ہیں۔ اگر حکومت اور عوام مل کر کام کریں تو ہم اپنے علاقے کو مزید محفوظ بنا سکتے ہیں، جہاں ہر شخص بلا خوف و خطر زندگی گزار سکے۔ (صہیب الرحمان)

مقامی احکام اسٹریٹ کاروں کی رفتار کو کم کرنے کے لیے کیا اقدامات کرتی ہیں؟

مقامی حکام کا مقصد سڑکوں پر حادثات کی روک تھام ہے۔ سب سے پہلے، وہ رفتار کم کرنے والے سائن بورڈز لگاتے ہیں۔ سڑکوں پر سپیڈ بریکرز نصب کیے جاتے ہیں۔ ٹریفک کی نگرانی کے لیے کیمروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مخصوص علاقوں میں رفتار کی حدیں واضح کی جاتی ہیں۔ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر جرمانے عائد کیے جاتے ہیں۔ پولیس کی موجودگی رفتار کو قابو میں رکھنے میں مدد کرتی ہے۔ سکول اور ہسپتال کے قریب خاص اقدامات کیے جاتے ہیں۔ پیدل چلنے والوں کے لیے محفوظ راستے بنائے جاتے ہیں۔ ٹریفک تعلیم اور آگاہی کے پروگرام بھی منعقد ہوتے ہیں۔ موٹروے اور ہائی ویز پر جدید ٹیکنالوجی استعمال ہوتی ہے۔ سڑکوں کی مرمت اور لائن مارکنگ سے حفاظت بڑھتی ہے۔ موسم اور دن کے وقت کے مطابق رفتار کی حد تبدیل کی جاتی ہے۔ کمیونٹی سے مشاورت کر کے محفوظ ٹریفک پلان بنایا جاتا ہے۔ ان اقدامات سے شہریوں کی حفاظت اور ٹریفک کی روانی بہتر ہوتی ہے۔ (کومل)

جرائم کی روک تھام کے لیے پولیس یا مقامی حکام کو رپورٹ کرنا کتنا مؤثر ہوتا ہے؟

پولیس یا مقامی حکام کو بروقت رپورٹ کرنا بہت مؤثر ہوتا ہے۔ اس سے مجرموں کے خلاف فوری کارروائی ممکن ہوتی ہے۔ یہ عمل جرائم کی روک تھام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بروقت اطلاع دینے سے نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے۔ پولیس کو درست اور مکمل معلومات ملتی ہیں جس سے وہ بہتر حکمتِ عملی بنا سکتے ہیں۔ جس سے مجرموں کا حوصلہ پست ہوتا ہیاور وہ دوبارہ جرم کرنے سے باز رہتا ہے۔ اس سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ لوگ خود کو زیادہ محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ کمیونٹی میں اعتماد بڑھتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ قانون کی پاسداری کو فروغ ملتا ہے۔ جرائم کی شرح میں کمی آتی ہے۔ اور ایک پُر امن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

شہری سٹریٹ کرائمز کی روک تھام کے لیے کس طرح کردار ادا کر سکتے ہیں؟

آگاہی: عوام کو سٹریٹ کرائمز کے بارے میں آگاہ کرنا، انہیں اپنی حفاظت کے طریقے سکھانا اور جرائم کے خلاف مشترکہ اقدامات اٹھانا چاہیں۔

پولیس کے ساتھ تعاون: شہریوں کو پولیس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور ان کو جرائم کی اطلاعات فراہم کرنی چاہیے۔

سیکیورٹی: اپنے علاقے میں نظم و نسق برقرار رکھنا اور سیکیورٹی کیمروں کی تنصیب کرنا۔

تعلیم اور تربیت: شہریوں کو جرائم کی روک تھام کے لیے تعلیم اور تربیت فراہم کرنا۔ (اریبہ)